

غیر مسلموں کا مدینہ منورہ میں داخل ہونا کیسا ہے؟

سوال:

غیر مسلموں کے مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا شرعی حکم کیا ہے؟ کتاب و سنت اور فہم سلف کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیر

سائل: ابو عبد الرحمن

جواب:

✽ چند دنوں قبل ہندوستان کی وزیر برائے اقلیتی امور اسمرتی ایرانی سعودی عرب کے دورے پر تھیں، مدینہ منورہ میں بھی ان کی آمد ہوئی اور انہوں نے مسجد قبا اور مسجد نبوی کے ارد گرد وزٹ کیا جس کی کچھ تصاویر سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہیں۔

اور اس پر ہر آدمی اپنے اپنے حساب سے فتویٰ جاری کر رہا ہے۔

یوں تو ہر مسئلہ کو کتاب و سنت کی روشنی میں سمجھنا چاہیے، لیکن شرعی مسائل کو بالخصوص جذبات کے بجائے کتاب و سنت اور اقوال علماء کی روشنی میں ہی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنے نزاع اور آپسی اختلاف کے حل کیلئے کتاب و سنت کو ہی فیصلہ ماننا چاہیے، وہاں سے جو فیصلہ ملے بسر چشم اسے قبول کرنا چاہیے۔

○ اصل مسئلہ کی وضاحت سے قبل چند چیزوں کا جان لینا بہت ضروری ہے تاکہ تحریر پڑھتے وقت کسی قسم کی الجھن کا شکار ہونے سے بچا جاسکے۔

◊ ا۔ جب لفظ حجاز بولا جاتا ہے تو اس میں مدینہ منورہ داخل ہوتا ہے۔

◊ ب۔ مکہ، مدینہ بلکہ حجاز کے پورے علاقے میں غیر مسلموں کو رہائش اختیار کرنے کی اجازت دینا بالاتفاق درست نہیں ہے الا یہ کہ کوئی خاص مصلحت ہو، لیکن دائمی قیام کہ اجازت درست نہیں۔

◊ ج۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيَكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [التوبة ۲۸]۔

اے ایمان والو! بے شک مشرک بالکل ہی نجس ہیں، وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں، اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہے تو اللہ تمہیں دولت مند کر دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے اللہ علم و حکمت والا ہے۔

یہ آیت صرف حرم مکی کیلئے خاص ہے جس کی تفصیل ذیل کی سطور میں آئے گی ان شاء اللہ..

◈ د- حرم مکی اور حرم مدنی کے احکام میں علمائے کرام نے تفریق کی ہے۔

◈ ه- ہم اس تحریر میں دو مسئلے کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں۔

پہلا مسئلہ: غیر مسلموں کے مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

دوسرا مسئلہ: غیر مسلموں کے مسجد نبوی میں داخل ہونے کا کیا حکم ہے؟

◻ پہلا مسئلہ:

بغرض مصلحت غیر مسلموں کے مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے جواز پر فقہائے کرام کا اتفاق ہے۔ [الموسوعة الفقیة الکویتية: ۲۰۵/۱۷]

○ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"علمائے کرام فرماتے ہیں: غیر مسلم حجاز کے علاقے میں سفر کر سکتے ہیں، انہیں روکا نہیں جائے گا، تاہم انہیں وہاں تین دن سے زیادہ ٹھہرنے نہیں دیا جائے، جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان سے اتفاق رکھنے والے کہتے ہیں، البتہ حرم مکی کے حدود میں غیر مسلموں کو کسی بھی صورت میں داخل ہونے کی اجازت دینا جائز نہیں..."

[المنہاج: ۹۴/۱۱]

○ امام ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غیر مسلموں کیلئے اسلامی ممالک میں داخل ہونے کے تین تین قسم کے احکام ہیں:

① حرم مکی: اس کے حدود میں غیر مسلموں کو کسی بھی صورت میں داخل ہونے کی اجازت دینا جائز نہیں گرچہ وہ غیر مسلم ذمی ہی کیوں نہ ہو۔

◻ کیونکہ اللہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [التوبة: ۲۸]۔

اے ایمان والو! بے شک مشرک بالکل ہی نجس ہیں، وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں، اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہے تو اللہ تمہیں دولت مند کر دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے اللہ علم و حکمت والا ہے۔

۱ اگر دار الکفر سے کوئی حکومتی قاصد حرم مکی کے حاکم سے ملنے آئے تو اسے بھی داخل ہونے نہ دیا جائے، بلکہ امام وقت حدود حرم سے باہر نکل کر اس سے گفتگو کرے، یا اپنے کسی نائب کو بھیجے۔

۲ حجاز کا علاقہ (اس میں مدینہ منورہ بھی داخل ہے): حاکم وقت کی اجازت سے کافروہاں جاسکتے ہیں، لیکن سفر کی مدت سے زیادہ وہاں وہ قیام نہیں کر سکتے، کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں جلا وطن کیا تھا تو اس کے بعد انہیں بغرض تجارت وغیرہ آنے کی اجازت دیتے تھے۔

۳ حرم مکی اور حجاز کے علاوہ دیگر مسلم ممالک میں ذمی کی حیثیت سے غیر مسلمین جا کر قیام کر سکتے ہیں۔

[شرح السنۃ: ۱۱۱/۱۸۳]

○ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ولید بن عبدالملک کے دور حکومت میں مسجد نبوی کی تعمیر و ترمیم کیلئے نصرانی مزدور کو اجرت پر رکھا تھا۔"

[فتح الباری: ۲۹۷/۳]

○ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"غیر مسلمین کو حجاز کے علاقے میں بسنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، تاہم انہیں داخل ہونے کی اجازت دینا درست ہے، کیوں کہ وہ لوگ امیر المومنین عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اور ان کے بعد کے خلفاء کے زمانے میں وہاں جایا کرتے تھے، ہاں بلا اجازت داخل نہیں ہو سکتے، حجاز میں ان مشرکین کا داخل ہونا مسلمانوں کی ضرورت و مصلحت کی خاطر ہے، اور یہ حاکم وقت کی رائے پر موقوف ہے کہ انہیں وہاں داخل ہونے کی اجازت دے یا نہ دے، اجازت ملنے کے بعد جب وہ حجاز کے علاقے میں داخل ہو تو تین دن سے زیادہ نہ رکے، اس کی دلیل یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے غیر مسلمین تاجروں کو تین دن کیلئے مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت دی تھی۔"

[الکافی فی فقہ الإمام احمد: ۱۸۰/۴]

○ ابن قدامہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"غیر مسلموں کیلئے بغرض تجارت وغیرہ سرزمین حجاز میں داخل ہونا جائز ہے، عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نصاریٰ مدینہ منورہ میں بغرض تجارت آیا کرتے تھے...."

[المغنی: ۳۵۹/۹]

○ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"غیر مسلموں کو مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا جائے گا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران سے آنے والے نصاریٰ کے وفد کو اپنی مسجد میں ٹھہرایا تھا، اور جس آیت میں مسجد حرام میں مشرکوں کے داخل ہونے کی ممانعت ہے اس میں مدینہ منورہ شامل نہیں ہے۔"

[أحكام أهل الذمة: ۳۹۷/۱]

○ مزید فرماتے ہیں:

"جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو یہود خیبر میں اور اس کے ارد گرد رہتے تھے، انہیں مدینہ منورہ میں آنے سے نہیں روکا جاتا تھا، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کے آخری ایام تک ان سے معاملات کرتے رہے، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو چند صاع غلہ کے عوض آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی..

نجران سے آنے والے نصاریٰ اور قبیلہ ثقیف کے مشرکین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد میں ٹھہرایا تھا۔ (اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ٹھہرنے کیلئے مدینہ میں داخل ہونا ضروری ہے)۔"

[أحكام أهل الذمة: ۴۰۲/۱]

○ شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آیت بالا سے غیر مسلمین کے مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی حرمت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ نجران کے نصاریٰ اور قبیلہ ثقیف کا مشرک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کیلئے مدینہ میں داخل ہوا تھا، اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حرم مدنی کا حکم حرم مکی جیسا نہیں ہے۔"

○ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حرم مکی میں مشرکین داخل نہیں ہو سکتے جب کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔"

[مجموع فتاویٰ و رسائل العثیمین: ۲۴۰/۲۲]

○ شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"مدینہ مکہ طرح نہیں ہے کہ اس میں کفار داخل نہیں ہو سکتے، گرچہ مدینہ بھی مکہ کی طرح حرم ہے، لیکن کفار مدینہ منورہ میں داخل ہو سکتے ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام میں نجران کے نصاریٰ اور بعض مشرکین مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تھے..." [آڈیو]

■ دوسرا مسئلہ:

اور رہی بات کہ کفار و مشرکین مسجد نبوی میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟
 ﴿تو اس کا جواب یہ ہے کہ: ضرورت و مصلحت کی غرض سے غیر مسلمین مسجد نبوی میں داخل ہو سکتے ہیں جس کی بعض دلیلیں سطور بالا میں گذریں، مزید دلیل ملاحظہ فرمائیں:

○ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو اسلام لانے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے کھمبے سے باندھ دیا تھا۔

[صحیح بخاری: ۴۳۷۲]

○ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ جب حالت شرک میں تھے تو مغرب کی نماز کے وقت مسجد نبوی میں داخل ہوئے تھے۔

[مسند احمد: ۱۶۹۶۶]

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے [التمر المستطاب: ۷۲/۷۳]

○ شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آیت بالا میں خصوصیت کے ساتھ مسجد حرام کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں کفار و مشرکین داخل ہو سکتے ہیں، جس کی تائید مذکورہ بالا احادیث سے ہوتی ہے۔"

[التمر المستطاب: ۷۲/۷۳]

✽ سعودی عرب کے خلاف برصغیر کے ایران نواز شیعہ و روافض خاص طور پر، اور ایسے ہی بعض متعصب دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی اور ان کے افکار سے متاثر لوگ عام طور پر سب سے زیادہ بولتے ہیں، افواہیں پھیلاتے اور غلط پروپیگنڈہ کرتے ہیں، اور کسی مسئلہ کا شرعی حکم جانے بغیر سعودی عرب پر طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں، ان تینوں مکاتب فکر کا تعلق فقہ حنفی سے ہے، اور فقہ حنفی کے مطابق تو مدینہ منورہ کے ساتھ ساتھ مکہ مکرمہ میں بھی غیر مسلمین جا سکتے ہیں، جب کہ جمہور علمائے کرام نے حرم مکی میں غیر مسلمین کے دخول کو کسی بھی حالت میں جائز قرار نہیں دیا ہے۔

اگر یہ افراد کسی مسئلہ میں سعودی عرب کے خلاف بولنے سے قبل اس کا شرعی حکم جان لیتے، اپنے علما سے دریافت کر لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا، اور زبان و قلم کا وقار بھی مجروح نہیں ہوتا۔

❦ خلاصہ کلام یہ کہ:

بغرض مصلحت و ضرورت حاکم وقت کی اجازت سے غیر مسلمین مدینہ منورہ میں داخل ہو سکتے ہیں، اس بات پر علمائے کرام کا اتفاق ہے۔

واللہ اعلم

(اضافہ: مشروط اجازت کی قید سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے ایسی مقدس جگہوں کو عام سیاحتی تفریح گاہ نہیں بنایا جاسکتا)۔

👤 کاتبہ: ابو احمد کلیم الدین یوسف مدنی حفظہ اللہ

📅 تاریخ: ۱۰ جنوری ۲۰۲۲ء، مطابق: ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ